20935 ـ كيا جلدى بيمارى (الرجى) ميں مبتلا شخص تيمم كر سكتا ہے ؟

سوال

ميں جلدى بيمارى (الرجى) كا شكار ہوں، اس كا علاج نہيں ہو سكا حتى كہ ميں صرف دن ميں پانچ بار وضوء كرتا ہوں، ميں نے ہر قسم كى كوشش كى ہے ليكن كوئى فائدہ نہيں ہوا، اگر وضوء كرنے ميں مجھے الرجى ہو اور حالت برى ہو جائے تو مجھے كيا كرنا چاہيے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اللہ تعالى كسى بھى جان كو اس كى استطاعت سے زيادہ مكلف نہيں كرتا البقرۃ (286).

اور حديث ميں ہے ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ... چنانچہ جب ميں تمہيں كسى چيز سے منع كروں تو اس سے اجتناب كرو اور جب تمہيں كوئى كام كرنے كا حكم دوں تو اپنى استطاعت كے مطابق اس پر عمل كرو "

صحيح بخارى حديث نمبر (6858) صحيح مسلم حديث نمبر (1337).

وضوء كے سلسلے ميں اللہ تعالى كے واضح حكم كے باوجود كہ وضوء كرنا فرض ہے، ليكن اس سے بيمار شخص كو پانى كے ساتھ وضوء كرنے سے مستثنى كرتے ہوئے اس كے ليے تيمم مقرر كيا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو تم نشہ ميں مست ہو تو نماز كے قريب بھى نہ جاؤ، جب تك كہ اپنى بات كو سمجھنے نہ لگو، اور جنابت كى حالت ميں جب تك كہ غسل نہ كر لو، ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے، اور اگر تم مريض ہو يا سفر ميں، يا تم ميں سے كوئى قضائے حاجت سے آيا ہو، يا تم نے عورتوں سے مباشرت كى ہو اور تمہيں پانى نہ ملے تو پاك مٹى سے تيمم كرو، اور اس سے اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں پر مسح كرو، بلا شبہ اللہ تعالى معاف كرنے والا اور بخشنے والا ہے النساء (43).

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ: یا اس کے استعمال کرنے یا تلاش کرنے میں بدن کو ضرر کا خدشہ ہو "

اگر پانی کے استعمال سے بدن کو ضرر اور نقصان ہو تو وہ مریض ہے، چنانچہ وہ اللہ تعالی کے درج ذیل فرمان کے عموم میں داخل ہوگا:

اور اگر تم مریض ہو یا مسافر المائدۃ (6).

جس طرح کہ اگر کسی کا وضوء والا عضوء زخمی ہو، یا اس کے سارے بدن پر پھنسیاں اور زخم ہوں اور غسل کرنے سے ضرر کا خدشہ ہو تو وہ تیمم کرےگا.

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 378) طبع ابن الجوزی.

اور اگر پانی لگانے سے اس کی جلد متاثر نہیں ہوتی تو پھر اسے وضوء کرنا ہوگا، اس میں ملنے یا پھر دھونے میں مبالغہ کرنے کی شرط نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور اگر اس کے ناک میں غدود ہوں تو وہ ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ سے کام نہ لے، کیونکہ ہو سکتا ہے مبالغہ کرنے سے ان میں پانی ٹھر جائے اور پھر تعفن پیدا ہو کر گندی بدبو آنے لگے، جس سے اسے مرض لاحق ہو یا پھر اس سے ضرر ہو.

تو اس طرح کے شخص کو کہا جائیگا کہ آپ اپنی ناک کے سوراخوں میں داخل کریں صرف یہی کافی ہے "

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 210).

اور شیخ کا یہ بھی کہنا ہے:

اور جب انسان کے ناک میں پھٹاؤ یا تھیلیاں ہواور اگر وہ ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرے تو اس پھٹاؤ اور تھیلی میں پانی ٹھر جائے اور اسے تکلیف دے، یا پھر پانی خراب ہو کر پیپ وغیرہ بن جائے، تو اس حالت میں ہم اسے کہینگے: اپنے آپ سے ضرر اور نقصان کو ختم کرنے کے لیے مبالغہ مت کرو"

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 172).

چنانچہ اگر وضوء کرنے میں آپ کو تکلیف ہے، یا پھر بیماری سے شفایابی میں تاخیر کا باعث بنتا ہے تو آپ تیمم کر لیا کریں، اس میں کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم .